© rasailojaraid.com

ممتاز دانشور ماہر تعلیم پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرشید عراقی

24 جولائی 1947ء کو مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی وکوشش سے مرکزی جمعیت اہلحدیث قائم ہوئی۔ تو اس کے پہلے صدر مولانا غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' ناظم اعلیٰ پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ اور ناظم مالیات میاں عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ اب یہ تینوں حضرات اس دنیائے فانی سے دارالبقاء کی طرف کوچ کر گئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا رحم وکرم فرمائے۔ اور ان کا مقام علیین کرے، آمین

اسلام میں کسی شخص کی عظمت کا دارومدار اس کے علمی وعملی کمالات پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بھی فرمایا ہے

ان اکر مکم عنداللہ اتقاکم

(تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو)

اسلام نے شخصی عظمت کا بھی انکار نہیں کیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا

انسان بھی اپنے اوصاف کمالات کے لحاظ سے سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ہیں۔ جو لوگ زمانہ قبل اسلام میں اپنے اوصاف کے لحاظ سے بہتر سمجھے جاتے ہیں۔ وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے۔ بشرطیکہ دین میں سمجھ رکھتے ہوں۔

مقصد یہ ہے کہ انسان کی شخصی عظمت بھی اپنی جگہ مسلم ہے۔ مگر وہ اس وقت بہتر ہوگا جب انسان دینی اعتبار سے بلند مرتبہ ومقام کا حامل ہو۔ اور یہ بات بھی اپنی جگہ صحیح ہے کہ جو بھی خاندانوں میں علم وعمل' شجاعت ذہانت' صداقت وعدالت' سخاوت' رضا باپ دادوں سے چلا آرہا ہے۔ اولاد بھی اس سے ضرور حصہ پاتی ہے کیونکہ فرد کی جسمانی یا روحانی صلاحیتیں بہتر ماحول ہی میں ابھرتی ہیں۔ بہر حال اصل چیز تو دینی وروحانی اصلاح ہے مگر اس کے پنپنے اور درجہ کمال تک پہنچنے کے لیے ماحول اور خاندان بہت کچھ موثر ہوتا ہے۔

میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو بنانے اور اس کے اخلاق واعمال کو سنوارنے میں اور اس کی عزت وعظمت کے مقام پر پہنچانے میں اسلامی نقطہ نظر سے بھی خاندانی اثرات کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ صاحب بڑے خوش نصیب تھے۔

پروفیسر عبدالقیوم مرحوم سے راقم اثم کی کوئی زیادہ شناسائی نہ تھی دو تین بار مولانا محمد عطاء اللہ حنیف مرحوم ومغفور کے مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور میں ہی السلام علیکم ہوئی۔ مولانا عطاء اللہ نے تعارف کروادیا۔ پروفیسر صاحب نے حال احوال دریافت کیا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں یا پھر ان سے کبھی کبھی جمعہ کے روز مسجد مبارک اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور پر السلام علیکم ہو جاتی تھی

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ 1909ء کو لاہور میں پیدا ہوئے

شجرہ نسب یہ ہے

عبدالقیوم بن فضل الدین بن عبداللہ بن قادر بخش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نانا کا نام مولوی سلطان احمد تھا۔ جنہوں نے 1909ء میں لاہور میں ''مجلس اہلحدیث'' کے نام سے ایک انجمن تشکیل دی۔ جو بعد میں انجمن اہلحدیث لاہور کہلائی۔ اور 1920ء انجمن اہلحدیث کے نام سے معروف ہوئی۔

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہا آٹھ بھائی تھے۔ (عبدالحی، عبدالقیوم، عبدالسلام، عبداللہ، محمد یحییٰ، محمد زکریا، محمد یونس، محمد سلیمان)

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ نے 1933ء میں بی اے آنرز کیا۔ 1934ء میں ایم اے عربی اور جنوری 1925 میں انہیں پنجاب یونیورسٹی نے میکلوڈ پنجاب عربی سکالرشپ عطا کیا۔ جو چار سال تک دسمبر 1929ء تک ملتا رہا۔

1929ء میں پروفیسر نے معلمی کا سلسلہ شروع کیا اور 1968ء اور تقریباً (30) سال تک آپ مختلف کالجوں میں تدریس فرماتے رہے۔ آپ گجرات (مغربی پنجاب) ہوشیار پور، لدھیانہ (مشرقی پنجاب) اور گورنمنٹ کالج لاہور میں تعینات رہے۔ ان کے تلامذہ علاوہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے کئی تلامذہ حصول تعلیم کے بعد اہم مناسب پر فائز ہوئے۔

1968ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ریٹائر ہوئے اور ان کی خدمات پنجاب یونیورسٹی کے اردو دائرہ معارف اسلامیہ نے حاصل کرلیں مولانا محمد اسحاق بھٹی ان کی علمی خدمات کے بارے میں لکھتے ہیں

''پروفیسر عبدالقیوم 1968ء میں گورنمنٹ کالج سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد سینئر ایڈیٹر کے طور پر ان کی خدمات پنجاب یونیورسٹی کے اردو دائرہ معارف اسلامیہ نے حاصل کرلیں۔ اس مرکز علم وتحقیق میں انہوں نے نہایت محنت اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ بہت سے تحقیقی مقالات خود لکھے۔ جو اردو دائرہ مصارف اسلامیہ کی مختلف جلدوں میں حروف تہجی کی ترتیب سے اشاعت پذیر ہوئے اور بے شمار اہل علم کے مقالوں پر نظر ثانی کی۔ (قافلہ حدیث۔ ص 398)

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ جولائی 1948ء سے جون 1949ء تک مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ رہے۔ مئی 1949ء میں حکومت نے یہ اعلان کیا کہ کوئی سرکاری ملازم کسی ایسی جماعت کا عہدے دار نہیں ہوسکتا جو کسی صورت میں سیاست سے تعلق رکھتی ہو۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث معروف معنوں میں سیاسی جماعت نہیں تھی لیکن اس کی بعض قراردادیں ایسی ہوتی تھیں جو سیاست کے دائرے میں آجاتی تھیں۔ اور پھر اس کے صدر مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو پنجاب اسمبلی کے رکن تھے۔ اور سیاست سے ان کا خاصا تعلق تھا۔ اس بناء پر پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ نے ناظم اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کے بعد مولانا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کو قائم مقام ناظم اعلیٰ بنادیا گیا۔ جو تین ماہ تک ناظم اعلیٰ رہے۔ اس کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کو ناظم اعلیٰ منتخب کرلیا گیا تھا۔ جو 16 دسمبر 1963ء (مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات تک ناظم اعلیٰ رہے اور پھر مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر منتخب کرلیے گئے)

اپریل 1950ء میں لائل پور (فیصل آباد) میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سالانہ کانفرنس مولانا سید اسمٰعیل غزنوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں جماعت اہلحدیث کی ایک مرکزی درسگاہ کے قیام کا فیصلہ ہوا۔ اور لائل پور (فیصل آباد) ہی میں ''الجامعۃ السلفیہ'' کے نام سے مرکزی درسگاہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اس کے نصاب تعلیم کے متعلق ایک کمیٹی مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں بنائی گئی جس کے ارکان مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ (قافلہ حدیث 394)

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ عربی، انگریزی، اردو کے علاوہ فارسی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علمی تبحر کے لحاظ سے اعلیٰ وارفع مقام کے حامل تھے۔تفسیر' حدیث' لغت' فقہ' اصول فقہ' اورادبیات پران کی نظر وسیع تھی۔ پروفیسر صاحب سیاسی خیالات کے اعتبار سے مسلم لیگی تھے۔مگران کا حلقہ احباب عام تھا۔جس میں دوسرے لوگ بھی شامل تھے اور سب سے پروفیسر صاحب کے تعلقات تھے۔

لاہور نے اپنی زندگی میں ہزاروں لاکھوں علماء دیکھے ہوں گے۔لیکن ایسا جامع کمالات آدمی کم دیکھا ہوگا۔جو اپنی اصابت رائے اورزورفہمی کے اعتبار سے منفرد حیثیت کا حامل تھا۔

پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ جہاں ایک اعلیٰ پایہ کے مدرس تھے۔وہاں آپ ایک نامور اور کامیاب مصنف بھی تھے۔مولانا بھٹی حفظہ صاحب ان کی تصنیفی خدمات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ انہوں نے تصنیفی خدمات بھی انجام دیں ان کی تصانیف میں نصابی کتابیں بھی شامل ہیں اور عربی ادب ولغت سے متعلق خالص فنی اور تحقیقی کتابیں بھی۔

پروفیسر عبدالقیوم نے اپنی زندگی میں برصغیر پاک وہند کے معروف رسائل وجرائد (معارف اعظم گڑھ' اورینٹل کالج میگزین لاہور' لیل ونہار لاہور) میں بڑے علمی وتحقیقی مقالات لکھے ان کے مقالات المکتبہ السّلفیہ لاہور نے دوجلدوں میں شائع کیے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے

جلد اول

جلد اول میں چار عنوانات کے تحت (24) مقالات جمع کیے گئے ہیں

1-	قرآن' علوم قرآن وعلوم اسلامیہ	4
2-	سیرت النبی ﷺ وسیر صحابہ رضی اللہ عنھم	6
3-	تاریخ وتمدن عالم' تاریخ اسلام' ماہرین علوم اسلامیہ وشعراء	14
4-	مشرق وسطیٰ کی علمی ولسانی' سیاسی اور فکری تاریخ	10

جلد دوم

جلد دوم میں سات عنوانات کے تحت (53) مقالات جمع کیے گئے ہیں

1-	علم الحدیث' نامور محدثین	4
2-	برصغیر پاک وہند کی سیاسی' علمی اور معاشرتی تاریخ	8
3-	تصوف اور صوفیائے کرام	7
4-	مسلک اہلحدیث اور ان کی خدمات	11
5-	ریڈیو ودیگر مواقع پر کی گئی تقاریر' قرآن وسنت کی مختصر تشریحات	19
6-	سفرنامہ یورپ وحرمین	1
7-	تبصرہ کتب	53

کل تعداد مقالات: 24+53=77

وفات پروفیسر عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ نے 8 ستمبر 1989ء کو انتقال کیا اور میانی صاحب کے قبرستان میں اپنے خاندانی احاطے میں دفن ہوئے۔اللھم اغفرہ وارحمہ

© rasailojaraid.com